باب نمبر 4

خواتین کو بااختیار بنانا

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق	207
2	تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار	212
3	قیام پاکستان 1947ء سے عہدِ حاضر تک قومی میں خواتین کی خدمات	215
4	تشدّد اور خواتین پر تشدّد کی تعریف	218
5	پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات	222
-	اہم ترین معلومات	227
-	کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات	229
-	مشقی سوالات	230
-	سیلف ٹیسٹ	233

www.ilmkidunya.com

قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق
(WOMEN'S RIGHT IN ISLAM IN THE LIGHT OF QURAN AND SUNNAH)

تفصیلی سوالات

س1۔ اسلام میں قرآن وسنت کی روشنی میں عورتوں کے حقوق بیان کریں۔

ج: اسلامی میں قرآن وسنت کی روشنی میں عورتوں کے حقوق

اسلام دین فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے سب انسان برابر ہیں۔سب انسان حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔اس لحاظ سے اسلام میں جنس کی بنیاد پر اور عورت مرد کی کوئی تفریق نہیں۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونوں ہی اس کی مخلوق ہیں۔اسلام میں مسلمان عورت کا بلند مقام ہے۔صالح اور نیک معاشرے کی بنیاد رکھنے میں عورت ہی پہلا مدرسہ ہے۔قرآن مجید میں عورت کی اہمیت اور مقام کے بارے میں کئی ایک آیات موجود ہیں۔عورت خواہ ماں ہو یا بہن ہو،بیوی ہو یا بیٹی ہو،اسلام نے ان میں سے ہر ایک کے حقوق وفرائض کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ماں کا شکر ادا کرنا،اس کے ساتھ نیکی سے پیش آنا اور خدمت کرنا عورت کے اہم ترین حقوق میں سے ہے۔حسن سلوک اور اچھے اخلاق سے پیش آنے کے سلسلے میں ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے،کیونکہ بچے کی پیدائش اور تربیت کے سلسلے میں ماں کو زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اور اسلام نے ان تمام تکلیف کو سامنے رکھتے ہوئے ماں کو زیادہ حسن سلوک کا مستحق قرار دیا،جو اسلام کا عورت پر بہت بڑا احسان ہے اسلام میں عورت کو درج ذیل حقوق حاصل ہیں:

عورت بحیثیت انسان مساوی درجہ:

عورت وہ لفظ ہے جو انسان کو عزت وحرمت سے آگاہ کرتا ہے اور جس کے وجود سے کائنات میں رنگ ہے۔اسلام نے عورت پر سب سے پہلا احسان یہ کیا کہ عورت کی شخصیت کے بارے میں مرد وعورت دونوں کی سوچ اور ذہنیت کو بدلا۔انسان کے دل ودماغ میں عورت کا جو مقام ومرتبہ اور وقار ہے اس کو متعین کیا۔اس کی سماجی، تمدنی،اور معاشی حقوق کا فرض ادا کیا۔قرآن وحدیث میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات موجود ہیں جس سے اسلام میں عورت کے مقام،اہمیت اور اس کے حقوق کا تعین ہوتا ہے۔قرآن مجید کی درج ذیل آیات اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔

- سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

(ترجمہ) "لوگو!اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا یعنی اوّل اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیے۔" (سورۃ النساء، آیت نمبر:1)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی سطح پر سب انسان ایک دوسرے کے برابر ہیں لہٰذا ہر ایک سے حُسن سلوک سے پیش آنا ضروری ہے۔

- سورۃ ال عمران میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

(ترجمہ) "میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔"

(سورۃ ال عمران، آیت نمبر:195)

- سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

(ترجمہ) "جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔" (سورۃ النحل، آیت نمبر:97)

دورِ جاہلیت میں عورتوں سے سلوک:

عرب معاشرے میں اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا کیونکہ اہل عرب عورت کے وجود کو موجب عار سمجھتے تھے۔ ہندوستان میں شوہر کی چتا پر اس کی بیوہ کو جلایا جاتا تھا۔وہبانہ مذاہب عورت کو گناہ کا سرچشمہ اور معصیت کا دروازہ اور پاپ کا مجسم سمجھتے تھے۔اس سے تعلق رکھنا روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے تھے۔دنیا کے زیادہ تر تہذیبوں میں اس کی سماجی حیثیت نہیں تھی۔اسے حقیر وذلیل نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔عورت کے معاشی وسیاسی حقوق نہیں تھے۔وہ آزادانہ طریقے سے کوئی لین دین نہیں کر سکتی تھی۔وہ باپ کی پھر شوہر کی اور اس کے بعد اولادِ نرینہ کی تابع اور محکوم تھی۔اس کی کوئی اپنی مرضی نہیں تھی اور نہ ہی اسے کسی پر کوئی اقتدار حاصل تھا یہاں تک کہ اسے فریاد کرنے کا بھی حق حاصل نہیں تھا۔

www.ilmkidunya.com

عورتوں کا معاشرتی مقام اسلام کی نظر میں:

اسلام نے عورت کو جو حقوق دیے ہیں ان کو ترغیب و ترہیب کے ذریعہ سے ادا کرنے کا حکم بھی صادر کیا۔ اسلام میں معاشرتی حیثیت سے عورتوں کو اتنا بلند مقام حاصل ہے کہ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ معاشرت کے باب میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر مرد کو مخاطب کرکے یہ حکم دیا ہے کہ ان کے معاشرتی حقوق کا خیال رکھا جائے تاکہ وہ معاشرت کے ہر پہلو اور ہر چیز میں حسن معاشرت برتیں۔ اسلام نے خواتین کو حکومت، سیاست، قیادت، انتظامات اور مشاورت سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں اہم ذمہ داریاں سونپ دیں۔ اکثر عورتیں اس تصور کی بنا پر تشدّد کا شکار ہوتی ہیں کہ وہ مردوں کی نسبت کم تر ہیں جب کہ تمام مذاہب بشمول اسلام ہر قسم کی نسوانی تشدّد کی مذمت کرتے ہیں۔

اسلام کی آمد سے عورت کی حیثیت مستحکم:

اسلام نے لڑکی کو رحمت اور گھر کا سکون بنایا۔ اسلام کا سورج طلوع ہوا تو عورت کو ظلم کے ان اندھیروں سے نجات ملی۔ اسلام نے عورت کو ذلت سے چھٹکارا دِلا کر عزت و حرمت سے نوازا۔ عورت کو زندہ دفنانے کی جاہلانہ رسم ختم ہوئی۔ اسلام نے ہی عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیے اور عورت کی حیثیت مستحکم کی۔

قانونی حقوق:

اسلام نے عورت کو متعدد قانونی حقوق فراہم کیے۔

- مساوی حقوق
- عزت کا تحفظ
- وراثت میں حصہ
- حق مہر
- خلع کا حق
- تعلیم و تربیت کا حق
- علیحدگی کی صورت میں اُولاد رکھنے کا حق
- رائے دہی کا حق
- مشاورت کا حق

اولاد کی کفالت:

دینِ اسلام کی رو سے اولاد کی کفالت کی ذمہ داری والد کی ہے۔ اگر عورت کے پاس ذریعہ روزگار ہو تب بھی اسلام نے یہ نہیں کیا کہ وہ اولاد کی کفالت کرے۔ اسلام اس طرح عورت پر مالی ذمہ داریاں ڈالے بغیر اس کے لیے آمدنی کے اتنے راستے کھولتا ہے اور اس کے سرمایے کے تحفظ کے لیے اتنے اقدامات تجویز کرتا ہے جس کی مثال دنیا کے کسی نظام میں بھی نہیں ملتی۔

ترکے میں حصہ (وراثت):

ماں، بہن بیٹی، بیوی کی شکل میں اسلام نے ہر رشتے سے عورت کا ترکے میں حصہ رکھا ہے۔ بعض مذہبوں کے پیشِ نظر وراثت میں عورت کا کوئی حق نہیں ہوتا، لیکن ان مذہبوں اور معاشروں کے برعکس اسلام نے وراثت میں عورتوں کو باقاعدہ حصہ دلوایا۔ اس کے لیے قرآن میں ارشاد ہوا ہے:

(ترجمہ) "مرد کو عورتوں کے دوبرابر حصے ملیں گے۔" (سورہ النساء)

یعنی عورت کا حصہ مرد سے آدھا ہے، اسی طرح وہ باپ سے، شوہر سے، اولاد سے، اور دوسرے قریبی رشتہ داروں سے باقاعدہ وراثت کی حق دار ہے۔

مرد و عورت کے عمل و اجر میں مساوات:

اسلام میں عمل اور اجر میں مرد و عورت مساوی ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا کہ:

(ترجمہ) "مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کیے۔ اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور اللہ سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو۔" (سورۃ النساء، آیت نمبر:32)

- اللہ تعالیٰ نے سورہ النسامیں ارشاد فرمایا کہ:

(ترجمہ) "اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت جب کہ وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی: (سورۃ النساء، آیت نمبر:124)

www.ilmkidunya.com

عورتوں کے حقوق ازروئے حدیث:

قرآن پاک کے علاوہ کئی احادیث رسول A میں بھی عورتوں کے حقوق و فرائض اور ان کی معاشرے میں اہمیت کا ذکر موجود ہے۔

- خود دو جہاں کے محبوب حضور A نے فرمایا کہ:

(ترجمہ) "جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔"
(سنن الترمذی، حدیث نمبر:1913)

- خاتم النبیین حضرت محمد A نے ایک حدیث میں فرمایا:

"عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔"

- حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہو گا۔"
(سنن الترمذی، حدیث نمبر:1911)

- حضور اکرم ﷺ نے مزید فرمایا:

"دین آسان ہے، لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو، لوگوں کو مشکلات میں مت ڈالو۔" (صحیح بخاری)

عورت کا تحفظ:

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے عورت کو نہ صرف باوقار بنایا بلکہ اسے چادر اور چار دیواری کی صورت میں تحفظ بھی عطا کیا۔

حضرت ہاجرہ علیہ السلام کے واقعہ سے عورتوں کا رتبہ اُجاگر ہونا:

حضرت ہاجرہ علیہ السلام کا واقعہ ایک نمایاں مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے عورتوں کے رتبے کو اجاگر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی خاطر کوہِ صفا اور مروہ کے درمیان بھاگنا حج کا ایک عظیم رکن بنا دیا گیا۔ تمام مردوں اور عورتوں پر لازم ہو گیا کہ وہ حج کی تکمیل کے لیے ان کی پیروی کریں اس واقعہ سے اسلام میں عورتوں کی حیثیت اور اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تجارتی مرکز:

حضور پاک A کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکّہ معظّمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں تک جاتا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاروبار کی کامیابی کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہؓ کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

بنیادی حقوق کی فراہمی کے لیے جدوجہد:

بعثتِ نبوی A کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد A نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرتی اصلاحات کے لیے جدوجہد کے سلسلے کا اہم پہلو دنیا اور عرب کے مظلوم اور محکوم طبقات خصوصاً خواتین، خدام اور یتیموں کو بنیادی حقوق مہیا کرنا ہے۔

مسلم خواتین کی رہنما:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا نامور خواتین کی وہ زندہ مثالیں ہیں جو ظلم و جبر کے سامنے ثابت قدم رہیں اور مشکل کی گھڑیوں میں مسلم خواتین کی رہنمائی کرتی رہیں۔

حاصل کلام:

بحیثیتِ مجموعی ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دنیا اور آخرت دونوں میں بحیثیت انسان، مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں برابر ہیں۔ ان کو آخرت میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا اور جزا دی جائے گی، جو انھوں نے اس دنیا میں سرانجام دیے ہوں گے۔

www.ilmkidunya.com

مختصر سوالات

س1: قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔ (K.B)

ج: **قرآن کریم کی روشنی میں خواتین کے حقوق**

قرآن کریم میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات موجود ہیں جس سے اسلام میں عورت کے مقام، اہمیت اور اس کے حقوق کا تعین ہوتا ہے۔ لہٰذا ارشاد ربانی ہے:

(ترجمہ) "لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ یعنی اول اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیے۔" **(سورۃ النساء آیت نمبر۱)**

س2: اسلام نے خواتین کو کونسے قانونی حقوق عطا کیے؟ (K.B)

ج: **خواتین کے قانونی حقوق**

اسلام نے عورت کو متعدد قانونی حقوق فراہم کیے جن میں اہم درج ذیل ہیں:۔

- مساوی حقوق
- تعلیم و تربیت کا حق
- عزت کا تحفظ
- علیحدگی کی صورت میں اُولاد رکھنے کا حق
- وراثت میں حصہ
- رائے دہی کا حق
- حق مہر
- مشاورت کا حق
- خلع کا حق

س3: عمل و اجر کے لحاظ سے مرد و عورت مساوی ہیں۔ قرآنی آیت لکھیں؟ (K.B)

ج: **مرد و عورت مساوی**

اسلام میں عمل اور اجر میں مرد وعورت مساوی ہیں چنانچہ قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا کہ:

(ترجمہ) "مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کیے۔ اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور اللہ سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو۔"

(سورۃ النساء، آیت نمبر :32)

(ترجمہ): "اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت جب کہ وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ **(سورۃ النساء، آیت نمبر:124)**

س4: آپ ﷺ کی ایک حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔ (K.B)

ج: **حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق**

احادیث رسول A میں بھی عورتوں کے حقوق و فرائض اور ان کی معاشرے میں اہمیت کا ذکر موجود ہے۔ خود دو جہاں کے محبوب حضور A نے فرمایا کہ:

"جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔

(سنن الترمذی، حدیث نمبر:1913)

"تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہو گا۔"

(سنن الترمذی، حدیث نمبر:1911)

س5: حضرت ہاجرہ علیہ السلام کا واقعہ خواتین کے رتبے کو اُجاگر کرتا ہے۔ مختصر بیان کریں۔ (K.B)

ج: **حضرت ہاجرہ علیہ السلام کا واقعہ**

حضرت ہاجرہ علیہ السلام کا واقعہ ایک نمایاں مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے عورتوں کے رتبے کو اجاگر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی خاطر کوہ صفا اور مروہ کے درمیان بھاگنا حج کا ایک عظیم رکن بنا دیا گیا۔ تمام مردوں اور عورتوں پر لازم ہو گیا کہ وہ حج کی تکمیل کے لیے ان کی پیروی کریں اس واقعہ سے اسلام میں عورتوں کی حیثیت اور اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

س6: اسلام خواتین کو کام کرنے کا حق دیتا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے مختصر وضاحت کریں۔ (K.B)

ج:

اسلام میں عورتوں کو کام کرنے کا حق

حضور پاک ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہؓ جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں میں جاتا تھا۔ حضرت خدیجہؓ کے کاروبار کی کامیابی کی اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ جب قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو اُن کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **اسلام دین فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے برابر ہیں:** (K.B)

(A) سب عورتیں برابر ہیں (B) تمام افراد برابر ہیں (C) سب بچے برابر ہیں (D) سب انسان برابر ہیں

2۔ **اسلام میں جنس کی بنیاد پر مرد اور عورت میں نہیں ہے:** (U.B)

(A) تقسیم (B) تفریق (C) تفرق (D) تعلق

3۔ **عورت وہ لفظ ہے جو انسان کو آگاہ کرتا ہے:** (U.B)

(A) تعظیم سے (B) ادب سے (C) عقل سے (D) عزت و حرمت سے

4۔ **اکثر عورتیں اس تصوّر کی بنا پر تشدد کا شکار ہوتی ہیں کہ وہ مردوں کی نسبت ہیں:** (K.B)

(A) اعلیٰ (B) عظیم (C) برتر (D) کم تر

5۔ **"میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت نہیں کرتا":** (U.B)

(A) ضائع (B) دفاع (C) برباد (D) تباہ

6۔ **عرب معاشرے میں اسلام سے پہلے دور جاہلیت میں لڑکی کو:** (K.B)

(A) جلا دیتے تھے (B) ونی کر دیتے تھے (C) زندہ دفن کرتے تھے (D) عزت دیتے تھے

7۔ **اگر عورت کے پاس ذریعہ روزگار ہو تب بھی اسلام نے یہ نہیں کہا کہ وہ اولاد کی کرے:** (K.B)

(A) کفالت (B) حفاظت (C) دیکھ بھال (D) بھلائی

8۔ **عورتوں کے معاملے میں ڈرو:** (K.B)

(A) دنیا سے (B) دین سے (C) انبیاء سے (D) اللہ تعالیٰ سے

9۔ **حضرت حاجرہ علیہ السلام بیوی تھیں:** (K.B)

(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام (B) حضرت موسیٰ علیہ السلام (C) حضرت عیسیٰ السلام (D) حضرت داوٗد علیہ السلام

10۔ **حضرت خدیجہؓ نبی کریم کی تھیں:** (K.B)

(A) پہلی زوجہ (B) دوسری زوجہ (C) تیسری زوجہ (D) چھوٹی زوجہ

www.ilmkidunya.com

11۔ حضرت خدیجہؓ کا تجارتی مرکز تھا: (K.B)

(A) مدینہ میں (B) جدہ میں (C) مکہ معظمہ میں (D) کوفہ میں

تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار
(WOMEN'S ROLE IN PAKISTAN MOVEMENT)

س1۔ تحریک پاکستان میں خواتین کے کردار پر بحث کریں۔

ج: تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار

پاکستان کا قیام اس طویل جدوجہد کا ثمر ہے جو مسلمانانِ برصغیر نے اپنے علیحدہ قومی تشخص کی حفاظت کے لیے شروع کی۔ قیام پاکستان کی جدوجہد آسان نہ تھی۔ اس عظیم جدوجہد میں برصغیر کی مسلم خواتین نے بھی لازوال کردار ادا کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ خواتین مردوں کے شانہ بشانہ تحریکِ آزادی کا حصہ رہیں۔ انھوں نے قید وبند کی صعوبتیں بھی کاٹیں۔

تحریک پاکستان کی اہم خواتین:

تحریک پاکستان میں مثالی کردار ادا کرنے والی خواتین میں مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح، بیگم مولانا محمد علی جوہر، بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم رعنا لیاقت علی خان، بیگم جی اے خاں بیگم پروفیسر سردار حیدر جعفر، بیگم گیتی آرا، بیگم ہدم کمال الدین، بیگم فرخ حسین، بیگم زریں سرفراز، بیگم شائستہ اکرام اللہ، فاطمہ بیگم، بیگم وقار النسا نون اور لیڈی نصرت ہارون سمیت متعدد عظیم خواتین شامل ہیں۔

برصغیر کی خواتین میں سیاسی شعور کی بیداری:

درج بالا مسلم خواتین نے برصغیر کی مسلم خواتین میں آزادی کے حصول کا شعور بیدار کر کے انھیں قیام پاکستان کی جدوجہد میں فعال کردار کے لیے منظم کیا۔ یہ وہ خواتین تھیں جو بیسویں صدی میں عملی، معاشرتی، تعلیمی، سیاسی، میدان کی جانباز سرگرم اور نڈر کارکن رہیں۔ انھوں نے نہ صرف عام گھریلو عورت میں سیاسی شعور بیدار کیا بلکہ علیحدہ ملی تشخص کی تحریک کا جذبہ بھی اجاگر کیا۔ ان میں سے چند خواتین کا تحریکِ پاکستان میں کردار ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

محترمہ فاطمہ جناح:

قائداعظمؒ کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح تحریک پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظمؒ کے قدم بہ قدم ساتھ رہیں اور مسلم خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی وہ متحرک ممبر تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناح ایک سرگرم سیاسی کارکن تھی۔ قائداعظم کی وفات کے بعد سیاسی مخالفت کے باوجود بہادری کے ساتھ سیاست میں رہیں۔ پاکستان کی تاریخ کے سب سے پہلے صدارتی انتخابات 2 جنوری 1965ء کو منعقد ہوئے۔ اِن انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح نے جنرل ایوب خان کے مقابلے میں انتخابات میں حصّہ لیا۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین:

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے مسلم لیگ کے شعبہ خواتین کے قیام کے بعد مسلم خواتین کو مسلم لیگ کی رکن بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیا۔ مارچ 1940ء میں لاہور میں منعقد مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والی سیاسی رہنماؤں کی بیگمات اور خواتین وفود کی میزبانی کا فریضہ انجام دیا اور پنجاب خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

فاطمہ صغریٰ:

سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے والی فاطمہ صغریٰ تحریک پاکستان کی فعال رکن تھیں اس وقت ان کی عمر فقط 14 برس تھی۔ انھیں حراست میں لیا گیا مگر اس باہمت لڑکی نے ہمت نہ ہاری اور مسلم خواتین کو متحرک کرتی رہیں۔

شائستہ اکرام اللہ:

بیگم شائستہ اکرام اللہ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روح رواں تھی اس زمانے میں نوجوان لڑکیوں کو منظم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا مگر اس دشوار مرحلے پر آپ نے ہمت نہ ہاری اور ہندوستان بھر کی طالبات کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

بیگم رعنا لیاقت علی:

www.ilmkidunya.com

بیگم رعنا لیاقت علی پاکستان کی پہلی خاتون اوّل، پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں۔ انھوں نے قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے خدمات انجام دیں۔ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں۔ پاکستان بننے سے قبل آپ نے عورتوں کی ایک تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا) قائم کی۔ وہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر بھی رہیں۔

بیگم مولانا محمد علی جوہر:

تحریک پاکستان کی رہنما بیگم مولانا محمد علی جوہر نے اپنی خوشدامن "بی اماں" کے ہمراہ تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ انھوں نے نہ صرف خواتین بلکہ مردوں میں بھی سیاسی شعور بیدار کیا۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز:

بیگم جہاں آرا شاہنواز علامہ اقبالؒ کے گہرے دوست بیرسٹر شاہ نواز کی اہلیہ تھیں۔ 1930ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئیں۔ پھر دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسوں میں بھی خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں شریک ہوئیں۔

لیڈی نصرت ہارون:

لیڈی نصرت ہارون نے بھی تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ 1925ء میں انھوں نے کراچی میں "اصلاح الخواتین" کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسے کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

فرمان قائد:

قائد اعظم نے 1944ء میں ارشاد فرمایا:

"کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کی خواتین مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی نہ ہوں۔ ہم مقامی روایات کے ستم گزیدہ ہیں۔ یہ انسانیت کے خلاف جرم ہے کہ ہماری خواتین گھروں کی چار دیواری کے اندر قید رہیں۔ دنیا بھر میں کہیں بھی اتنی ناگفتہ بہ حالت نہیں جس طرح ہماری خواتین رہ رہی ہیں۔"

حاصل کلام:

مختصراً یہ کہ تحریکِ پاکستان میں خواتین نے کئی رکاوٹوں کے باوجود اہم کردار نبھائے۔ آج اگر ہم آزاد فضاؤں میں سانس لے رہے ہیں تو یہ فضائیں ہمیں دینے کے لیے ہمارے آباؤ اجداد میں اگر مردوں نے جدوجہد کی تھی تو خواتین بھی کسی طور پر اُن سے پیچھے نہیں تھیں۔

مختصر سوالات

س1: تحریک پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام لکھیں۔ (U.B)

ج: **تحریک پاکستان میں شامل خواتین**

تحریک پاکستان میں برصغیر کی مسلم خواتین نے اہم کردار ادا کیا جن میں سے تین کے نام درج ذیل ہیں۔

- محترمہ فاطمہ جناح
- بیگم رعنا لیاقت علی خان
- بیگم ہمدم کمال الدین

س2: بیگم سلمیٰ تصدق حسین کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **بیگم سلمیٰ تصدق**

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے مسلم لیگ کے شعبہ خواتین کے قیام کے بعد مسلم خواتین کو مسلم لیگ کی رکن بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیا۔ مارچ 1940ء میں لاہور میں منعقد مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والی سیاسی رہنماؤں کی بیگمات اور خواتین ورکرز کی میزبانی کا فریضہ انجام دیا اور پنجاب خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

www.ilmkidunya.com

س3: سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا کس نے لہرایا؟ (K.B)

ج: **مسلم لیگ کا جھنڈا**

سول سیکریٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا تحریک پاکستان کی فعال رکن محترمہ "فاطمہ صغریٰ" نے لہرایا۔ اس وقت اُن کی عمر فقط14 برس تھی۔

س4: بیگم رعنالیاقت علی کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں ۔ (K.B)

ج: **بیگم رعنالیاقت علی**

بیگم رعنالیاقت علی پاکستان کی پہلی خاتون اوّل، پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں۔ انھوں نے قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے خدمات انجام دیں۔ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں۔ پاکستان بننے سے قبل آپ نے عورتوں کی ایک تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا) قائم کی۔ وہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر بھی رہیں۔

س5: بیگم جہاں آرا شاہنواز کی خدمات پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **بیگم جہاں آرا شاہنواز**

بیگم جہاں آرا شاہنواز علامہ اقبالؒ کے گہرے دوست بیرسٹر شاہ نواز کی اہلیہ تھیں۔ 1930ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئیں۔ پھر دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسوں میں بھی خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں شریک ہوئیں۔

س6: لیڈی نصرت ہارون کا مختصر تعارف لکھیں۔ (K.B)

ج: **لیڈی نصرت ہارون**

لیڈی نصرت ہارون نے بھی تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ 1925ء میں انھوں نے کراچی میں "اصلاح الخواتین" کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسے کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

مختصر سوالات

1۔ قائد اعظم کے قدم بہ قدم تحریک پاکستان میں شامل رہیں: (K.B)

(A) بیگم فرح حسین (B) محترمہ فاطمہ جناح (C) بیگم مولانا محمد علی جوہر (D) نصرت ہارون

2۔ محترمہ فاطمہ جناح متحرک ممبر تھیں: (K.B)

(A) کانگریس کی (B) مجلس احرار کی (C) یونینسٹ پارٹی کی (D) آل انڈیا مسلم لیگ کی

3۔ مسلم لیگ کے شعبہ خواتین کا رکن بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیا: (K.B)

(A) بیگم لیاقت علی خان (B) بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے (C) رتن بائی جناح (D) محترمہ فاطمہ جناح

4۔ 1940ء میں لاہور میں منعقد مسلم لیگ کے اجلاس میں پنجاب خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں: (K.B)

(A) محترمہ فاطمہ جناح (B) بیگم مولانا محمد علی جوہر (C) بیگم جی اے خان

5۔ سول سیکٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرایا: (K.B)

(A) فاطمہ صغریٰ (B) بیگم پروفیسر سردار حیدر جعفر (C) بیگم ہمدم کمال الدین (D) بیگم رعنالیاقت علی خاں

6۔ فاطمہ صغریٰ کی عمر تھی: (K.B)

(A) 13 برس (B) 14 برس (C) 15 برس (D) 16 برس

7۔ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روح رواں تھی: (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) رتن بائی جناح (B) ایمی بائی جناح (C) فاطمہ جناح (D) بیگم شائستہ اکرام اللہ

8۔ **پاکستان کی پہلی خاتون اوّل، پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں:** (K.B)

(A) بانو قدسیہ (B) پروین اصغر (C) شرمین عابد (D) بیگم رعنا لیاقت علی

9۔ **بیگم رعنا لیاقت علی سندھ کی پہلی خاتون تھیں:** (K.B)

(A) صدر (B) گورنر (C) وزیر اعلی (D) سپیکر

10۔ **پاکستان بننے سے قبل بیگم رعنا لیاقت علی نے عورتوں کی ایک تنظیم قائم کی:** (K.B)

(A) آل پاکستان مینز ایسوسی ایشن (B) آل پاکستان چائلڈ ایوسی ایشن (C) آئی پاکستان گرلز ایسوسی ایشن (D) آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن

11۔ **تحریک پاکستان کی رہنما نے اپنی خوشدامن "بی اماں" کے ہمراہ تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا:** (K.B)

(A) محترمہ فاطمہ جناح (B) بیگم رعنا لیاقت علی (C) بیگم مولانا محمد علی جوہر (D) بیگم سلمہ تصدق حسین

12۔ **علامہ اقبالؒ کے گہرے دوست بیرسٹر شاہ نواز کی اہلیہ تھیں:** (K.B)

(A) بیگم جہاں آرا شاہنواز (B) بیگم آمنہ (C) بیگم محمد علی جوہر (D) بیگم ایمی بائی

13۔ **بیگم جہاں آرا شاہنواز 1930ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے گئیں:** (K.B)

(A) لندن (B) امریکہ (C) برطانیہ (D) افریقہ

14۔ **بیگم جہاں آرا شاہنواز مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے کی رکن بنیں:** (K.B)

(A) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی (B) آل انڈیا جماعت اسلامی کمیٹی کی

(C) آل انڈیا ANP کمیٹی کی (D) آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی

15۔ **لیڈی نصرت ہارون نے حصہ لیا:** (K.B)

(A) تحریک عدم اعتماد میں (B) تحریک آزادی میں (C) تحریک خلافت میں (D) تحریک استحکاک

16۔ **لیڈی نصرت ہارون نے کراچی میں "اصلاح الخواتین" کے نام سے ایک انجمن قائم کی:** (K.B)

(A) 1942ء میں (B) 1924ء میں (C) 1923ء میں (D) 1925ء میں

17۔ **1925ء میں "اصلاح الخواتین" کو کراچی میں مسلمان خواتین کی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے:** (K.B)

(A) پہلی (B) دوسری (C) تیسری (D) چوتھی

قیام پاکستان 1947ء سے عہد حاضر تک قومی ترقی میں خواتین کی خدمات
(WOMEN'S CONTRIBUTION IN NATIONAL DEVELOPMENT FROM 1947 TILL NOW)

تفصیلی سوالات

س1۔ پاکستان کی ترقی میں خواتین کے کردار پر بحث کریں۔

ج: <u>**پاکستان کی ترقی میں خواتین کا کردار**</u>

www.ilmkidunya.com

2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی قریباً نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔خواتین کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں اہم ترین حیثیت رکھتی ہیں۔وہ ان نسلوں کی امین ہیں جنھوں نے ملک کو استحکام بخشا۔پاکستان میں ہر شعبہ زندگی میں وہ اپنی صلاحیت اور کارکردگی کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔میڈیا پر جس تیزی سے انھوں نے اپنا کردار سنبھالا ہے وہ انھی کا خاصہ ہے۔ تعلیمی درسگاہوں سے لے کر ایوانِ سیاست تک ہماری پُرعزم خواتین نے اپنے نام روشن کیا ہیں۔

ملکی تعمیر و ترقی اور سماجی بہبود میں خواتین کا کردار:

پاکستان کی خواتین اپنے ملک کی تعمیر و ترقی اور سماجی بہبود کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ ملک میں عام لوگوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کے لیے خواتین انفرادی اور اجتماعی طور پر خلوص نیت سے سرگرم عمل ہیں۔ خصوصی بچوں کے سکول ہوں، بوڑھے لوگوں کے لیے سر چھپانے کی جگہیں ہوں، نادار عورتوں کے لیے دستکاری سکھانے کے ادارے ہوں، ان سے وابستہ ہماری عورتیں اپنی ہمت بساط سے زیادہ کام کرتی ہیں۔

پاکستان کی خواتین:

ہر معاشرے میں خواتین کا کردار نہایت اہم رہا ہے۔بالکل اسی طرح پاکستان میں بھی خواتین نے نہایت اہم خدمات انجام دی ہیں۔چند اہم خواتین کا ذکر درج ذیل ہے۔

محترمہ فاطمہ جناح:

قیامِ پاکستان میں محترمہ فاطمہ جناح کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے آپ ایک سرگرم سیاسی کارکن تھیں۔ تحریک پاکستان میں اپنے بھائی قائداعظم کے شانہ بشانہ کام کیا۔ قائداعظم کی وفات کے بعد سیاسی مخالفت کے باوجود بہادری کے ساتھ سیاست میں رہیں۔پاکستان کی تاریخ کے سب سے پہلے صدارتی انتخابات 2 جنوری 1965ء کو منعقد ہوئے۔اِن انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح نے جنرل ایوب خان کے مقابلے میں حصّہ لیا۔

- **محترمہ بے نظیر:**

بے نظیر بھٹو پاکستان پیپلز پارٹی (PPP) کے بانی جناب ذوالفقار علی بھٹو کی ہونہار صاحبزادی تھیں وہ 1988ء سے 1990ء تک پاکستان کی وزیراعظم تھیں۔ پھر 1993ء سے 1996ء تک دوبارہ اس عہدے کے لیے منتخب کی گئیں یوں پاکستان دنیا بھر میں پہلا اسلامی ملک بنا جس میں ایک خاتون نے وزیراعظم بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

- **محترمہ شمشاد اختر:**

سیاست کے علاوہ ملک کے بینکوں اور دیگر اہم اداروں میں بھی خواتین اپنا کردار ادا کر رہی ہیں جس کی عمدہ مثال محترمہ شمشاد اختر ہیں جو اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی گورنر رہ چکی ہیں۔ایسی خواتین کی ایک طویل فہرست ہے۔

- **ارفع کریم (1995-2012):**

ارفع کریم 2 فروری 1995 میں فیصل آباد میں پیدا ہوئیں۔9 سال کی عمر میں انہوں نے مائیکروسوفٹ کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور دنیا کی سب سے کم عمر کمپیوٹر سائنٹسٹ کے طور پر گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں اپنا نام رجسٹر کروایا اور پاکستان کا نام روشن کیا مگر افسوس صرف 17 سال کی عمر میں 14 جنوری 2012 میں دنیا سے رخصت ہو گئیں۔انہیں اعلیٰ کارکردگی پر پرائیڈ آف پرفارمنس کا ایوارڈ دیا گیا ہے۔

- **محترمہ بلقیس ایدھی:**

محترمہ بلقیس بانو ایدھی عبدالستار ایدھی کی بیوہ اور ایدھی فاؤنڈیشن کے علاوہ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن کی بھی سربراہ ہیں۔حکومت پاکستان نے انھیں ہلالِ امتیاز سے نوازا ہے۔ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن لاوارث بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر لاوارث اور بے گھر لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی ذمہ داری انجام دیتی ہے۔ سماجی شعبے میں محترمہ بلقیس ایدھی کئی دہائیوں سے لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں بہتری لانے میں مصروفِ عمل ہیں۔بلقیس ایدھی نے اپنی پوری زندگی پاکستان نے نہایت پسماندہ، دکھی اور بے سہارا لوگوں کی خدمت میں صرف کی دی ہے۔بلقیس ایدھی پاکستان کی حکومت سے تمغۂ امتیاز حاصل کر چکی ہیں۔

ڈاکٹر نفیس صادق:

محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق اقوام متحدہ میں انڈر سکریٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں۔یہ دنیا کی پہلی خاتون ہیں جو اتنے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئیں۔

www.ilmkidunya.com

- **ثمینہ بیگ:**

پاکستان کی ایک بیٹی ثمینہ بیگ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو کے۔ٹو(k-2) پہاڑ کو سر کر چکی ہیں۔اس کے علاوہ ثمینہ بیگ دنیا کے سات براعظموں کی سات بلند ترین چوٹیوں کو بھی سر کر چکی ہیں۔نہ صرف پاکستان بلکہ دنیابھر میں انہوں نے اپنے عزم وہمت کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔

- **ڈاکٹر فہمیدہ مرزا:**

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کا تعلق پاکستان کے صوبہ سندھ سے ہے۔وہ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو 2008ء سے 2013ء تک قومی اسمبلی کی سپیکر رہی ہیں۔

- **ڈاکٹر ملیحہ لودھی:**

ڈاکٹر ملیحہ لودھی پاکستان کی اہم سفارت کار ہیں جو دوبار امریکہ میں پاکستان کی سفیر رہ چکی ہیں۔انہیں 2015ء سے 2019ء تک اقوام متحدہ (UNO) میں پاکستان کے مستقل مندوب کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا۔اُن کی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت پاکستان نے انہیں ہلال امتیاز سے نوازا ہے۔

لیفٹننٹ جنرل نگار جوہر:

لیفٹننٹ جنرل نگار جوہر پاکستان آرمی میں پہلی اور واحد خاتون ہیں جو اس عہدے تک پہنچی ہیں۔وہ میجر جنرل کے عہدے تک پہنچنے والی تیسری خاتون ہیں۔ ان سے پہلے ڈاکٹر شاہدہ ملک میجر جنرل کے عہدے تک پہنچیں مگر وہ ٹوسٹار تھیں جبکہ نگار جوہر تھری سٹار لیفٹننٹ جنرل کے عہدے پر فائز ہوئی ہیں۔

حاصل کلام:

خواتین پاکستان میں تقریباً تمام بڑے شعبوں میں مثلاً فوج، صحت، کھیل، شوبز اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں اور یہ ثابت کر رہی ہیں کہ وہ ملک و قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔یہ باہمت خواتین کامیابیوں اور نئی جہتوں کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

مختصر سوالات

س1: ارفع کریم کون تھی؟ مختصر تعارف لکھیں۔ (K.B)

ج: **ارفع کریم**

ارفع کریم 2 فروری 1995 میں فیصل آباد میں پیدا ہوئیں۔ 9 سال کی عمر میں انھوں نے مائیکروسوفٹ کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور دنیا کی سب سے کم عمر کمپیوٹر سائنٹسٹ کے طور پر گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں اپنا نام رجسٹر کروایا اور پاکستان کا نام روشن کیا مگر افسوس صرف 17 سال کی عمر میں 14 جنوری 2012 میں دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ انہیں اعلیٰ کارکردگی پر پرائیڈ آف پرفارمنس کا ایوارڈ دیا گیا ہے۔

س2: محترمہ بلقیس ایدھی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (K.B)

ج: **محترمہ بلقیس ایدھی**

محترمہ بلقیس ایدھی عالمی شہرت یافتہ سماجی کارکن عبدالستار ایدھی کی بیوی ہیں۔انہوں نے اپنے شوہر کے شانہ بشانہ کام کیا۔محترمہ کئی دہائیوں سے لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں بہتری لانے میں مصروف عمل ہیں۔ بلقیس ایدھی نے اپنی پوری زندگی پاکستان کے نہایت پسماندہ، دکھی اور بے سہارا لوگوں کی خدمت میں صرف کر دی ہے بلقیس ایدھی پاکستان کی حکومت سے تمغۂ امتیاز حاصل کر چکی ہیں۔ محترمہ بلقیس بانو ایدھی فاؤنڈیشن کے علاوہ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن کی بھی سربراہ ہیں۔ حکومت پاکستان نے انھیں ہلال امتیاز سے نوازا ہیں بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن لاوارث بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر لاوارث اور بے گھر لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی ذمہ داری انجام دیتی ہے۔

س3: ثمینہ بیگ کون تھیں؟ (K.B)

ج: **ثمینہ بیگ**

پاکستان کی ایک بیٹی ثمینہ بیگ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو کے۔ٹو(k-2) پہاڑ کو سر کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ثمینہ بیگ دنیا کے سات براعظموں کی سات بلند ترین چوٹیوں کو بھی سر کر چکی ہیں۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں انہوں نے اپنے عزم وہمت کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔

س4: ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کی وجہ شہرت کیا ہے؟ وہ کس صوبے سے تعلق رکھتی ہیں۔ (K.B)

ج: **ڈاکٹر فہمیدہ مرزا**

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کا تعلق پاکستان کے صوبہ سندھ سے ہے۔ وہ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو 2008ء سے 2013ء تک قومی اسمبلی کی سپیکر رہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی تقریباً کتنے فیصد خواتین پر مشتمل ہے؟** (K.B)
(A) مکمل آبادی (B) نصف آبادی (C) ساٹھ فیصد آبادی (D) ستر فیصد آبادی

2۔ **پاکستان کی تاریخ کے سب سے پہلے صدارتی انتخابات منعقد ہوئے:** (K.B)
(A) 2جنوری 1965ء (B) 5فروری 1965ء (C) 3مارچ 1965ء (D) 2اپریل 1965ء

3۔ **1965ء کے انتخابات میں جنرل ایوب خان کے مقابلے میں انتخابات میں حصہ لیا:** (K.B)
(A) محترمہ فاطمہ جناح نے (B) محترمہ دینہ وادیہ (C) محترمہ رتن بائی (D) ایمی بائی جناح

4۔ **محترمہ بے نظیر بھٹو پاکستان کی وزیر اعظم بنیں:** (K.B)
(A) چار مرتبہ (B) تین مرتبہ (C) ایک مرتبہ (D) دو مرتبہ

5۔ **ارفع کریم نے 9 سال کی عمر میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا:** (K.B)
(A) بیالوجی میں (B) فزکس میں (C) کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں (D) کیمسٹری میں

6۔ **پاکستان کی ایک خاتون سٹیٹ بنک آف پاکستان کی گورنر رہ چکی ہیں:** (K.B)
(A) بے نظیر بھٹو (B) نور جہاں (C) فاطمہ جناح (D) شمشاد اختر

7۔ **لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے میں مصروف ہیں:** (K.B)
(A) محترمہ بلقیس ایدھی (B) محترمہ بے نظیر بھٹو (C) ثمینہ بیگ (D) ڈاکٹر نفیس طارق

8۔ **محترمہ بلقیس ایدھی پاکستان کی حکومت سے حاصل کر چکی ہیں:** (K.B)
(A) تمغہ جرات (B) نشان حیدر (C) تمغہ حسن کارکردگی (D) تمغائے امتیاز

9۔ **محترمہ بلقیس بانو ایدھی عبدالستار ایدھی کی بیوہ اور ایدھی فاؤنڈیشن کے علاوہ سربراہ بھی ہیں:** (K.B)
(A) بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن کی (B) کشف فاونڈیشن کی (C) اتحاد فانڈیشن کی (D) اتفاق فاونڈیشن کی

10۔ **پاکستان کی ایک خاتون اقوام متحدہ میں انڈر سکریٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں:** (K.B)
(A) محترمہ فوزیہ سعید (B) محترمہ عاصمہ جہانگیر (C) محترمہ فریدہ شہید (D) محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق

11۔ **پاکستان کی پہلی خاتون جو کے۔ٹو (K-2) پہاڑ کو سر کر چکی ہیں:** (K.B)
(A) مریم مختار (B) ملالہ یوسف زئی (C) تہمینہ دورانی (D) ثمینہ بیگ

تشدّد اور خواتین پر تشدّد کی تعریف
DEFINITION OF VIOLENCE AND VIOLENCE AGAINST WOMEN

www.ilmkidunya.com

س1۔ تشدّد کسے کہتے ہیں؟ خواتین پر تشدّد کی تعریف لکھیے۔ نیز آئینی دفعات کے حوالے سے تشدّد کے معاشرے پر اثرات اور خواتین پر تشدّد کے بارے میں عام تصورات پر نوٹ لکھیں۔

ج:

تشدّد اور خواتین پر تشدّد کی تعریف

عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدّد کی تعریف:

عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدّد جسمانی قوت یا جبر کا وہ ارادتاً استعمال ہے، جس میں زخم، موت، نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی ممکن ہو۔

نسوانی تشدّد:

خواتین پر تشدّد، صنفی تشدّد کی ایک قسم ہے، جس کی بنا پر عورت کے جسمانی، دماغی اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیتوں پر برا اثر پڑتا ہے۔

اقوام متحدہ کے مطابق نسوانی تشدّد:

اقوامِ متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدّد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدّد کے اعداد و شمار:

بہت سے لوگ یہ سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں کہ تشدّد خاندان یا گھر میں ناممکن ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دنیا میں ہر تین میں سے ایک یا تقریباً 35 فیصد خواتین وہ ہیں جن پر ان کے خاندان کے ہی کسی فرد یا کسی جاننے والے نے تشدّد کیا ہوتا ہے۔

آئینی دفعات کے حوالے سے تشدّد کے معاشرے پر اثرات

پاکستان میں عورتوں پر تشدّد کے طریقے:

دنیا کے دیگر حصوں کی طرح پاکستان میں بھی خواتین تشدّد کا شکار ہوتی ہیں۔ پاکستان میں خواتین پر مختلف طریقوں سے تشدّد کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قتل، ہراساں کرنا، تیزاب پھینکنا، گھریلو تشدّد، تسلی بخش جہیز نہ لانے پر سسرال کی طرف سے تشدّد وغیرہ۔ تشدّد نہ صرف جسمانی ہوتا ہے بلکہ یہ جذباتی اور معاشی تنگی کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

تشدّد کا شکار خواتین:

تشدّد کا شکار ہونے والی خواتین میں دیہاتی، شہری، امیر، غریب اور مختلف اعتقادات پر یقین رکھنے والی خواتین شامل ہیں۔

تشدّد کے مرتکب افراد:

خواتین پر تشدّد کے مجرم بھی کسی مخصوص طبقے سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ان میں بھی امیر، غریب، مذہبی، غیر مذہبی، تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ افراد شامل ہوتے ہیں۔ مجرم تشدّد کا شکار ہونے والی خاتون کے جاننے والے ہو سکتے ہیں یا وہ اجنبی بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات عورت بھی عورت پر تشدّد کر گزرتی ہے۔

تشدّد کے معاشرے پر ناخوشگوار اثرات:

پاکستان کا موجودہ آئین اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ خواتین کسی صورت میں بھی تشدّد کا شکار ہوں۔ تشدّد کے معاشرے پر ناخوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ معاشرہ بے چینی اور بدامنی کا شکار ہو سکتا ہے۔ معاشرے میں رہتے ہوئے افراد کے حقوق چھینے جا سکتے ہیں۔ معاشرے میں تشدّد کے بڑھنے سے لوگ عدم مساوات اور عدم تحفظ کا شکار ہو سکتے ہیں۔

خواتین پر تشدّد کے بارے میں عام تصوّرات

تشدّد کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:

- معاشرے نے اس کو بالعموم مشترکہ عمل سمجھ کر قبول کر لیا۔
- مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔
- معاشرے میں عدم مساوات اور برابری کا نہ ہونا۔

www.ilmkidunya.com

- مزید یہ کہ اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیے گئے ہیں ان سے خواتین واقف نہیں ہوتیں۔

دوسرا غلط مفروضہ (Myth):

یہ غلط مفروضہ رائج ہو چکا ہے کہ خواتین اپنی غلطی کی وجہ سے تشدّد کا شکار ہوتی ہیں۔

حقیقت(Fact):

بعض لوگوں کی یہ دلیل ہوتی ہے کہ تشدّد کا انحصار خواتین کے ملبوسات، ان کی ازدواجی حیثیت، ان کے طرزِ حیات اور ان کی سوچ کی بنا پر ہوتا ہے۔ یہ دلیل غلط ہے کیونکہ اس کا وبال مجرم کے بجائے مظلوم عورت پر ہوتا ہے۔ اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ تشدّد میں صرف مجرم ہی قصوروار ہوتا ہے، مظلوم عورت نہیں۔ تشدّد کا ارتکاب عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب جھگڑے کے حل کا کوئی دوسرا راستہ موجود نہ ہو۔ بہر حال جھگڑے کے حل کے لیے صلح صفائی کا طریقہ اختیار کیا جائے، تاکہ تشدّد کے واقعات میں کمی اور خاتمہ ہوسکے۔

غلط مفروضہ(Myth):

عورتوں پر تشدّد کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب وہ گھر سے باہر کوئی کردار ادا کرتی ہے۔

حقیقت(Fact):

ہمارے معاشرے میں عورتوں کی گھر سے باہر کی زندگی عموماً بڑی غیر محفوظ ہے۔ اس لیے عورتوں کو عوامی مقامات پر جانے سے منع کیا جاتا ہے۔ یہ تصور بھی غلط ہے۔ عورتوں پر تشدّد باہر کی طرح گھر میں بھی ہو سکتا ہے۔ عوامی جگہوں پر جانا مرد اور عورت دونوں کا یکساں حق ہے۔ عوامی مقامات پر جانے کے لیے عورتوں پر پابندی لگانے کے بجائے ان مقامات کو قابل رسائی اور محفوظ بنایا جائے۔

مختصر سوالات

س1: عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدّد کی تعریف لکھیں۔ (U.B)

ج: **تشدد کی تعریف**

عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدّد جسمانی قوت یا جبر کا وہ ارادتاً استعمال ہے جس میں زخم، موت، نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی ممکن ہو۔

س2: خواتین پر تشدّد کی تعریف کریں۔ (U.B)

ج: **خواتین پر تشدّد**

خواتین پر تشدّد، صنفی تشدد کی ایک قسم ہے جس کی بناء پر عورت کے جسمانی، دماغی اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیتوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

س3: پاکستان میں خواتین پر تشدّد کن طریقوں سے کیا جاتا ہے؟ (K.B)

ج: **پاکستان میں خواتین پر تشدّد**

پاکستان میں خواتین پر مختلف طریقوں سے تشدد کیا جاتا ہے۔

- قتل
- ہراساں کرنا
- تیزاب پھینکنا
- گھریلو تشدد

www.ilmkidunya.com

- تسلی بخشش جہیز نہ لانے پر سسرال کی طرف سے تشدد وغیرہ

یہ تشدد نہ صرف جسمانی بلکہ یہ جذباتی اور معاشی تنگی کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

س4: تشدّد کے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ (U.B)

ج: **تشدد کے معاشرے پر اثرات**

تشدد کے معاشرے پر ناخوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مثلاً:

- معاشرہ بے چینی اور بد امنی کا شکار ہو سکتا ہے۔
- معاشرے میں رہتے ہوئے افراد کے حقوق چھینے جاسکتے ہیں۔
- معاشرے میں تشدد کے بڑھنے سے لوگ عدم مساوات اور عدم تحفظ کا شکار ہو سکتے ہیں۔

س5: خواتین پر تشدد کی کیا وجوہات ہیں؟ چار وجوہات لکھیں۔ (U.B)(SGD2018,LHR 2018)

ج: **خواتین پر تشدد کی وجوہات**

تشدد کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔

- معاشرے نے اس کو بالعموم مشترکہ عمل سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔
- مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا
- معاشرے میں عدم مساوات اور برابری کا نہ ہونا۔
- اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیے گئے ہیں ان سے خواتین واقف نہیں ہوتیں۔

س6: غلط مفروضہ کہ خواتین اپنی غلطی کی وجہ سے تشدّد کا شکار ہوتی ہیں حقیقت لکھیں۔ (K.B)

ج: **خواتین پر تشدد کی دلیل**

بعض لوگوں کی یہ دلیل ہوتی ہے کہ تشدّد کا انحصار خواتین کے ملبوسات، ان کی ازدواجی حیثیت، ان کے طرزِ حیات اور اُن کی سوچ کی بنا پر ہوتا ہے۔ یہ دلیل غلط ہے کیونکہ اس کا وبال مجرم کی بجائے مظلوم عورت پر ہوتا ہے۔ اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ تشدد میں صرف مجرم ہی قصووار ہوتا ہے، مظلوم عورت نہیں۔

س7: غلط مفروضہ کہ عورتوں پر تشدّد کا ارتکاب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ گھر سے باہر کوئی کردار ادا کرتی ہیں حقیقت لکھیں۔ (K.B)

ج: **تشدّد کے ارتکاب کی حقیقت**

ہمارے معاشرے میں عورتوں کی گھر سے باہر کی زندگی عموماً بڑی غیر محفوظ ہے، اس لیے عورتوں کو عوامی مقامات پر جانے سے منع کیا جاتا ہے۔ یہ تصور بھی غلط ہے۔ عورتوں پر تشدّد باہر کی طرح گھر میں بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال عوامی جگہوں پر جانا مرد اور عورت دونوں کا یکساں حق ہے۔ عوامی مقامات پر جانے کے لیے عورتوں پر پابندی لگانے کے بجائے اُن مقامات کو قابل رسائی اور محفوظ بنایا جائے۔

کثیر انتخابی سوالات

1۔ خواتین پر تشدد، ایک قسم ہے: (U.B)

(A) سماجی تشدد کی (B) جسمانی تشدد کی (C) جبر کی (D) صنفی تشدد کی

www.ilmkidunya.com

2۔ دنیا میں تین میں سے کتنی خواتین پر ان کے خاندان کے افراد تشدد کرتے ہیں: (K.B)

(A) صفر　(B) ایک　(C) دو　(D) تین

3۔ دنیا میں کتنی خواتین پر ان کے خاندان کے افراد تشدد کرتے ہیں: (K.B)

(A) 25 فیصد　(B) 30 فیصد　(C) 35 فیصد　(D) 40 فیصد

4۔ یہ غلط مفروضہ رائج ہو چکا ہے کہ خواتین تشدد کا شکار ہوتی ہیں: (U.B)

(A) اپنی درشتگی کی وجہ سے　(B) لڑائی کی وجہ سے　(C) خواہشات کی وجہ سے　(D) اپنی غلطی کی وجہ سے

5۔ عورتوں پر تشدد کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب وہ گھر سے باہر کوئی ادا کرتی ہیں: (K.B)

(A) کردار　(B) تعلق　(C) رویہ　(D) رہائش

پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات
(GOVERNMENT'S EFFORTS TO ADDRESS THE ISSUE OF VIOLENCE AGAINST WOMEN IN PAKISTAN)

س1۔ پاکستان میں نسوانی تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالیں۔ (مشقی سوال نمبر 4)

ج: **پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات**

پس منظر:

مملکت خداداد پاکستان کا وجود نفاذِ اسلام کے لیے عمل میں لایا گیا، یہاں عورتوں پر تشدّد اور اِن کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے قرآن و سنت کی روشنی میں کئی قوانین تشکیل دیے گئے ہیں۔ اِن میں عائلی قوانین 1961ء کے بعض قوانین جو کہ قرآن و سنت کے مطابق ہیں اِن سے حقوق نسواں کو تحفظ حاصل ہوا ہے۔ عوتوں پر مظالم اور اُن کے حقوق غضب کرنے سے متعلق اسمبلی اور سینٹ نے ترمیمی بل بھی منظور کیا ہے۔ پاکستان میں عورتوں پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ (2015ء):

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ اس رواج کی حوصل شکنی کے لیے پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔

قانون کی خلاف ورزی پر جرمانے اور قید کی سزا:

پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکی یا 18 سال سے کم عمر لڑکے کی شادی کرواتا ہے، تو ان کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

حکومتِ پنجاب کا تحفظِ نسواں ایکٹ (2015ء):

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے "پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ" منظور کیا۔ یہ ایکٹ اُن خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد فراہم کرتا ہے جو تشدّد کا شکار ہوتی ہیں۔

جرائم سے تحفظ:

www.ilmkidunya.com

یہ ایکٹ تشدّد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے، جیسے تشدّد کے اظہار، گھریلو بد سلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔

خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومتی کردار

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور 1948ء میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی۔ 1979ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کی کنونشن کو منظور کیا گیا۔ (Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women)

انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین:

پاکستان میں بہت سی خواتین تشدّد کے خلاف آواز نہیں اٹھاتیں کیونکہ انھیں ناانصافی کے خلاف کوئی معاشرتی امداد میسر نہیں ہوتی۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے صوبے میں ضلعی سطح پر "انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین" قائم کیے ہیں۔ یہ مراکز صبح سے شام تک کھلے رہتے ہیں اور وہاں کا تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومت نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

- **متاثرہ خواتین کی پولیس تک رسائی:**

ضلعی سطح پر قائم انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین میں تشدّد سے متاثرہ خواتین کو پولیس تک رسائی حاصل ہے۔

- **متاثرہ خواتین کو امداد:**

تشدّد سے متاثرہ خاتون کے پسماندگان کو ضرورت پڑنے پر طبی، قانونی اور نفسیاتی امداد مہیا کی جاسکتی ہے۔ اس طرح ان کو پناہ گاہیں بھی میسر ہیں۔

- **محافظ ٹیموں تک رسائی:**

اگر کسی مرکز میں انھیں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو وہ محافظ ٹیموں سے رابطہ کر سکتے ہیں جن کے سربراہ ضلعی تحفظ خواتین آفیسرز (District Women Protection Officer-DWPO) ہیں۔

- **تحفظِ خواتین کمیٹیاں:**

خواتین ہی ضلعی تحفظِ خواتین کمیٹیوں (District Women Protection Committees-DWPO) کا حصہ ہیں، جو خواتین کو تشدّد سے بچانے کے لیے کسی جگہ بھی داخل ہو سکتی ہیں۔

- **ٹال فری نمبر کی سہولت:**

متاثرہ خواتین اگر سنٹر نہیں آسکتیں تو اس کے لیے ٹال فری نمبر قائم کیے گئے ہیں تاکہ وہ فون کے ذریعے معلومات اور امداد حاصل کر سکیں۔ یہ ٹال فری نمبر پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 کے علاوہ ہے، جہاں خواتین تشدّد کے خلاف شکایات کر سکتی ہیں۔ ہر عورت اپنے موبائل فون یا لینڈ لائن، نمبر سے ہیلپ لائن (Helpline) کو کال کر سکتی ہیں۔ ہیلپ لائن آپریٹرز خواتین کی شکایات کے اندراج کی معلومات وغیرہ فراہم کرتے ہیں اور ان کا رابطہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز یا مقامی پولیس اسٹیشن اور دیگر ضلعی حکومتی حکام سے کرواتے ہیں۔ ایس ایم ایس (SMS) نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

شہریوں کے دستوری حقوق:

پاکستان میں 1973ء کے آئین کے مطابق تمام انسانوں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ معاشرے کے آزاد اور برابر کے شہری بن سکیں۔ جب تک خواتین عدم مساوات اور ظلم کا شکار ہیں، وہ اپنا جائز مقام حاصل نہیں کر سکتیں۔ خواتین کی جرائم کے خلاف خاموشی بے شمار مظالم کا سبب بنتی ہے۔ پاکستان کے ہر شہری پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تشدّد کا شکار خواتین کی امداد کرے اور ان کے تحفظ کے لیے حکومت سے تعاون کرے۔

خواتین پر تشدّد کے خلاف شہریوں کا تحفظ:

ایسے شہریوں کی بھی حفاظت کی جائے جو تشدّد کا شکار خواتین کے مقدمات کو متعلقہ حکام تک پہنچاتے ہیں۔ ہم ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز اٹھا کر ہی اپنے معاشرے کو ترقی یافتہ اور خوشحال بنا سکتے ہیں۔ ایک انصاف پر مبنی اور خوشحال معاشرہ ہی امن اور محبت کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

حاصلِ کلام:

جب تک خواتین عدم مساوات اور ظلم کا شکار ہیں وہ اپنا جائزہ مقام حاصل نہیں کر سکتیں۔ خواتین کے جرائم کے خلاف خاموشی بے شمار مظالم کا سبب بنتی ہے۔

ہر پاکستانی شہری پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تشدّد کا شکار خواتین کی امداد کرے اور ان کے تحفظ کے لیے حکومت سے تعاون کرے۔

مختصر سوالات

س1: پنجاب میں لڑکے اور لڑکی کی شادی کی قانونی عمر کیا ہے؟ (K.B)(MTN18,SGD 18, SWL 18, DGK 18)

یا کم عمر کی شادی پر پابندی ایکٹ 2015ء پر نوٹ لکھیں۔

ج: **پنجاب میں لڑکے اور لڑکی کی شادی کی قانونی عمر**

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ اس رواج کی حوصلہ شکنی کے لیے پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے، تو ان کو قید اور بھاری جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

س2: حکومت پنجاب کا تحفظِ نسواں ایکٹ 2015 کب منظور ہوا؟ (K.B)

ج: **تحفظِ نسواں ایکٹ کی منظوری**

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے "پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ" منظور کیا۔

س3: "پنجاب تحفظِ نسواں تشدّد ایکٹ" کس لیے منظور کیا گیا ہے؟ (K.B)

ج: **پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ**

پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ ان خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ ایکٹ تشدد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے، جیسے تشدد کے اظہار، گھریلو بد سلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے۔

س4: پاکستان کی بہت سی خواتین تشدّد کے خلاف انصاف کیوں نہیں مانگتیں؟ (U.B)

ج: **خواتین کا تشدّد کے خلاف انصاف**

پاکستان میں بہت سی خواتین تشدد کے خلاف آواز نہیں اٹھاتیں کیونکہ انھیں نا انصافی کے خلاف کوئی معاشرتی امداد میسر نہیں ہوتی۔

س5: صوبائی حکومت "انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین" کہاں قائم کیے ہیں؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

ج: **انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین**

صوبائی حکومت تمام صوبے میں ضلعی سطح پر "انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین" قائم کیے ہیں۔ انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین صبح سے شام تک کھلے رہتے ہیں اور وہاں کا تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔

س6: انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین میں خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے حکومتی اقدامات مختصر بیان کریں؟ (K.B)(LHR 2018)

یا انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین میں کون کون سی سہولیات دی گئیں ہیں مختصر بیان کریں؟

ج: **سہولیات برائے خواتین**

خواتین کے تحفظ اور ان کو با اختیار بنانے میں حکومت نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

- ضلعی سطح پر قائم انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین میں تشدّد خواتین کو پولیس تک رسائی حاصل ہے۔
- تشدّد سے متاثرہ خاتون کے پسماندہ گان کو ضرورت پڑنے پر طبی، قانونی اور نفسیاتی امداد مہیا کی جاتی ہے۔ اسی طرح ان کو پناہ گاہیں بھی میسر ہیں۔
- اگر کسی مرکز میں انھیں کوئی مشکل ہے تو وہ محافظ ٹیموں سے رابطہ کر سکتے ہیں، جن کے سربراہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز (District women Protection Committees-DWPC) ہیں۔
- خواتین ہی ضلعی تحفظِ خواتین کمیٹیوں جو خواتین (District women Protection Committees-DWPC) کا حصہ ہیں، جو خواتین کو تشدّد سے بچانے کے لیے کسی جگہ بھی داخل ہو سکتی ہیں۔
- متاثرہ خواتین اگر سنٹر نہیں آسکتیں تو اس کے لیے ٹال فری نمبر حاصل قائم کیے گئے ہیں تاکہ وہ فون کے ذریعے معلومات اور امداد حاصل کر سکیں۔ یہ ٹال فری نمبر پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 کے علاوہ ہے، جہاں خواتین تشدّد شکایات کر سکتی ہیں۔ ایس ایم ایس(SMS) نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

س7: خواتین کی پر تشدّد کی شکایات آپ کن نمبر پر کرسکتے ہیں؟ (K.B)

ج: **خواتین پر تشدّد کی شکایات**

خواتین پر تشدد کی شکایات آپ درج ذیل نمبر پر کرسکتے ہیں۔

- 1043 ٹال فری نمبر
- 8787 ایس ایم ایس نمبر

س8: دستور پاکستان میں کیا انسانی حقوق مقرر کیے گئے ہیں؟ (K.B)

ج: **دستور پاکستان میں انسانی حقوق**

پاکستان کے 1973ء کے آئین کے مطابق تمام انسانوں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ معاشرے کے آزاد اور برابر کے شہری بن سکیں۔ جب تک خواتین عدم مساوات اور ظلم کا شکار ہیں، وہ اپنا جائز مقام حاصل نہیں کر سکتیں۔ خواتین کے جرائم کے خلاف خاموشی بے شمار مظالم کا سبب بنتی ہے۔ ہر پاکستان کے شہری پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تشدّد کا شکار خواتین کی امداد کرے اور ان کے تحفظ کے لیے حکومت سے تعاون کرے۔ ایسے شہریوں کی بھی حفاظت کی جائے جو تشدّد کا شکار خواتین کے مقدمات کو متعلقہ حکام تک پہنچاتے ہیں۔ ہم ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز اُٹھا کر ہی اپنے معاشرے کو ترقی یافتہ اور خوشحال بنا سکتے ہیں۔

س9: اقوام متحدہ کے منشور میں مردوں اور عورتوں کے حقوق کے بارے میں کیا بات کی گئی ہے؟ (K.B)

ج: **اقوام متحدہ کا منشور**

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور 1948ء میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی۔ 1979ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن (Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women) کو منظور کیا گیا۔

کثیر انتخابی سوالات

1۔ پنجاب میں لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر ہے: (K.B)

(A) 14 سال (B) 16 سال (C) 18 سال (D) 20 سال

2۔ پنجاب میں لڑکوں کی شادی کی قانونی عمر ہے: (K.B)

(A) 14 سال (B) 16 سال (C) 18 سال (D) 20 سال

3۔ نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کے کارندے 16 سال سے کم لڑکیوں اور 18 سال سے کم لڑکوں کی شادیوں پر سزا مقرر کرتے ہیں: (K.B)

(A) قید اور بھاری جرمانہ (B) قید (C) جرمانہ (D) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے شادی ایکٹ میں ترمیم کی: (K.B)(GRW 18, FSD 18)

(A) 2015ء میں (B) 2016ء میں (C) 2017 میں (D) 2018ء میں

5۔ خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے ایکٹ منظور کیا: (K.B)

(A) پنجاب ہیلتھ ایکٹ (B) پنجاب سوسائٹی ایکٹ (C) پنجاب ایجوکیشن ایکٹ (D) پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ

6۔ صوبائی حکومت نے صوبے میں ضلعی سطح پر قائم کیے ہیں: (K.B)

(A) انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین (B) انسداد تشدد مراکز (C) انسداد حقوق تحفظ (D) انسداد مالی امداد برائے خواتین

7۔ صوبائی حکومت __________ سطح پر انسداد تشدد مراکز برائے خواتین قائم کر رہی ہے۔ (K.B)(GRW 18, SGD 18, LHR 18, MTN 18)

(A) تحصیلی (B) صوبائی (C) ضلعی (D) دیہی

8۔ انسداد تشدد مراکز برائے خواتین میں تمام عملہ ہوگا: (K.B)

(A) مردوں کا (B) خواتین کا (C) بچیوں کا (D) مردوں اور خواتین کا

9۔ تشدّد زدہ متاثرہ خواتین کو رسائی حاصل ہوگی۔ (K.B)

(A) وزیر اعلیٰ تک (B) وزیر قانون تک (C) وزیر اعظم تک (D) پولیس تک

10۔ تشدّد زدہ خواتین کے پسماندگان کو ضرورت پڑنے پر __________ امداد مہیا کی جائے گی۔ (K.B)

(A) طبی (B) قانونی (C) نفسیاتی (D) طبی، قانونی اور نفسیاتی

11۔ محافظ ٹیموں کی سربراہ کہلاتی ہیں: (K.B)

(A) DWPO (B) DOAW (C) WMC (D) WRA

12۔ خواتین تشدّد کے خلاف اس نمبر پر شکایات کر سکتی ہیں: (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) 1043　(B) 1085　(C) 1016　(D) 1030

13۔ ایس ایم ایس (SMS) نمبر کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جاسکتا ہے: (K.B)

(A) 8300　(B) 8500　(C) 8800　(D) 8787

14۔ پاکستان میں کس آئین کے مطابق تمام انسانوں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے: (K.B)

(A) 1973ء　(B) 1956ء　(C) 1962　(D) قرارداد مقاصد

15۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی: (K.B)

(A) آفاقی منشور 1919ء میں　(B) آفاقی منشور کی 1945ء میں　(C) آفاقی منشور 1948ء میں　(D) آفاقی منشور 1950ء میں

16۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کی کنونشن کو منظور کیا گیا: (K.B)

(A) 1980ء　(B) 1948ء　(C) 1988ء　(D) 1979ء

اہم ترین معلومات

تمام انسان اولاد ہیں	حضرت آدم علیہ السلام کی
حضرت محمدؐ کی پہلی بیوی	حضرت خدیجہؓ
محترمہ فاطمہ جناح	قائد اعظم محمد علی جناح کی بہن
بیگم سلمیٰ تصدق حسین	مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری
سول سیکرٹریٹ پر جھنڈا لہرایا	فاطمہ صغریٰ
فاطمہ صغریٰ کی عمر	14 برس
پاکستان کی پہلی خاتون اولؔ	بیگم رعنا لیاقت علی
بیگم رعنا لیاقت علی	وزیر اعظم لیاقت علی خان کی بیوی
سندھ کی پہلی گورنر خاتون	بیگم رعنا لیاقت علی
بیگم رعنا لیاقت علی نے عورتوں کی تنظیم بنائی	تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا)
بیگم رعنا لیاقت علی سفیر	ہالینڈ اور اٹلی
بیگم مولانا محمد علی جوہر کی تحریک	خوشدامن "بی اماں" کے ہمراہ تحریک خلافت
بیرسٹر شاہنواز	علامہ اقبال کے گہرے دوست

www.ilmkidunya.com

بیرسٹر شاہنواز کی اہلیہ	بیگم جہاں آراشاہنواز
بیگم جہاں آراشاہنواز	آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کی رکن
لیڈی نصرت ہارون کی انجمن	"اصلاح الخواتین"
2017ء کی مردم شماری	نصف آبادی خواتین پر مشتمل
پہلے صدارتی انتخابات	2 جنوری 1965
جنرل ایوب خان کا مقابلہ	محترمہ فاطمہ جناح
محترمہ بے نظیر بھٹو	دو مرتبہ وزیر اعظم پاکستان
کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ	ارفع کریم نے 9 سال کی عمر میں
سٹیٹ بینک آف پاکستان کی گورنر جنرل	شمشاد اختر
تمغائے امتیاز	بلقیس ایدھی
محترمہ بلقیس بانو ایدھی	عبدالستار ایدھی کی بیوہ
محترمہ بلقیس بانو سربراہ	ایدھی فاؤنڈیشن اور بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن
محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق	اقوام متحدہ انڈر سیکرٹری جنرل
کے۔ٹو پہاڑ کو سر کیا	ثمینہ بیگ
سات براعظموں کی بلند ترین چوٹیوں کو سر کیا	ثمینہ بیگ
خاندان کی طرف سے تشدد	تین میں سے ایک یا 35 فیصد
عائلی قوانین	1961ء
کم عمر شادی پر پابندی کا ایکٹ	2015ء
شادی کی قانونی عمر لڑکوں کے لیے	16 سال
شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے	18 سال
"پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ"	24 فروری 2016
ٹال فری نمبر	1043

www.ilmkidunya.com

ایس ایم ایس نمبر	8787
اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور	1948ء
اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا کنونشن	1979ء

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	A	A	D	A	C	A	D	D	B	D

تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
D	B	D	D	B	A	A	D	D	B

17	16	15	14	13	12	11
A	D	C	D	A	A	C

قیام پاکستان 1947ء سے عہد حاضر تک قومی ترقی میں خواتین کی خدمات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
D	D	A	C	A	D	C	D	A	A	B

تشدّد اور خواتین پر تشدّد کی تعریف

5	4	3	2	1
A	D	C	D	D

پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات

12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	D	D	B	C	A	D	A	A	C	B

16	15	14	13
B	C	A	D

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ عرب معاشرے میں اسلام سے پہلے دور جاہلیت میں لڑکی کو: (K.B)

(الف) جلا دیتے تھے (ب) ونی کر دیتے تھے (ج) زندہ دفن کر دیتے تھے (د) عزت دیتے تھے

2۔ اسلام دین فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے برابر ہیں: (U.B)

(الف) سب عورتیں برابر ہیں (ب) تمام افراد برابر ہیں (ج) سب بچے برابر ہیں (د) سب انسان برابر ہیں

3۔ قائداعظم کے قدم بہ قدم تحریک پاکستان میں شامل رہیں: (K.B)

(الف) بیگم فرخ حسین (ب) محترمہ فاطمہ جناح (ج) بیگم مولانا محمد علی جوہر (د) نصرت ہارون

4۔ لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے میں مصروف ہیں: (K.B)

(الف) محترمہ بلقیس ایدھی (ب) محترمہ بینظیر بھٹو (ج) ثمینہ بیگ (د) 20 سال

5۔ پنجاب میں لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر ہے: (K.B)

(الف) 14 سال (ب) 16 سال (ج) 18 سال (د) 20 سال

6۔ خواتین تشدّد کے خلاف اس نمبر پر شکایت کر سکتی ہیں: (K.B)

(الف) 1043 (ب) 1085 (ج) 1016 (د) 1030

7۔ پنجاب حکومت نے "پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ" منظور کیا: (K.B)

(الف) 24 جنوری 2010 (ب) 16 فروری 2015 (ج) 24 فروری 2016 (د) 15 ستمبر 2017

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7
ج	د	ب	الف	ب	الف	ج

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

1۔ اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تم کو۔۔۔۔۔۔ سے پیدا کیا۔ (ایک شخص)

2۔ آپ A کا ارشاد ہے۔۔۔۔۔۔۔ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ (عورتوں)

3۔ پاکستان کی پہلی خاتونِ اوّل۔۔۔۔۔۔ ہیں۔ (بیگم رعنا لیاقت علی خان)

4۔ ۔۔۔۔۔۔۔ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو کے۔ٹو پہاڑ سر کر چکی ہیں۔ (ثمینہ بیگ)

5۔ SMS نمبر۔۔۔۔۔۔۔ کے ذریعے بھی آپ عورتوں سے تشدّد کی اطلاع کر سکتے ہیں۔ (8787)

www.ilmkidunya.com

3۔ مختصر جوابات دیں۔

س1: قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔ (K.B)

ج: **قرآن کریم کی روشنی میں خواتین کے حقوق**

قرآن کریم میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات موجود ہیں جس سے اسلام میں عورت کے مقام، اہمیت اور اس کے حقوق کا تعین ہوتا ہے۔ لہٰذا ارشاد ربانی ہے:

(ترجمہ): "لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ یعنی اول اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیے۔" (سورۃ النساء آیت نمبر1)

س2: آپ ﷺ کی ایک حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔ (K.B)

ج: **حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق**

احادیث رسول A میں بھی عورتوں کے حقوق و فرائض اور ان کی معاشرے میں اہمیت کا ذکر موجود ہے۔ خود دو جہاں کے محبوب حضور A نے فرمایا کہ:

"جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔

(سنن الترمذی، حدیث نمبر:1913)

"تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہو گا۔"

(سنن الترمذی، حدیث نمبر:1911)

س3: تحریک پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام لکھیں۔ (K.B)

ج: **تحریک پاکستان میں شامل خواتین**

تحریک پاکستان میں برصغیر کی مسلم خواتین نے اہم کردار ادا کیا جن میں سے تین کے نام درج ذیل ہیں۔

- محترمہ فاطمہ جناح
- بیگم رعنا لیاقت علی خان
- بیگم جہاں آرا شاہنواز

س4: خواتین پر تشدّد کی تعریف کریں۔ (K.B)

ج: **خواتین پر تشدّد**

خواتین پر تشدّد، صنفی تشدد کی ایک قسم ہے جس کی بناء پر عورت کے جسمانی، دماغی اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیتوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

س5: پنجاب میں لڑکے اور لڑکی کی شادی کی قانونی عمر کیا ہے؟ (K.B)(MTN18,SGD 18, SWL 18, DGK 18)

یا کم عمر کی شادی پر پابندی ایکٹ 2015ء پر نوٹ لکھیں۔

ج: **پنجاب میں لڑکے اور لڑکی کی شادی کی قانونی عمر**

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین

www.ilmkidunya.com

کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے، تو ان کو قید اور بھاری جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

س6: خواتین کی پر تشدّد کی شکایات آپ کن نمبر پر کرسکتے ہیں؟ **(K.B)**

ج: **خواتین پر تشدّد کی شکایات**

خواتین پر تشدد کی شکایات آپ درج ذیل نمبر پر کرسکتے ہیں:

- 1043 ٹال فری نمبر
- 8787 ایس ایم ایس نمبر

5۔ درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

1۔ قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں عورت کے حقوق بیان کریں؟

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1،زیر عنوان" قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق "، صفحہ نمبر 227

2۔ تحریک پاکستان میں عورت کے کردار پر بحث کریں؟

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1،زیر عنوان" تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار "، صفحہ نمبر 233

3۔ پاکستان کی ترقی میں خواتین کے کردار پر بحث کریں؟

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1،زیر عنوان" قیام پاکستان 1947ء سے عہد حاضر تک قومی ترقی میں خواتین کی خدمات "، صفحہ نمبر 237

4۔ پاکستان میں نسوانی تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالیں؟

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1،زیر عنوان" پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات "، صفحہ نمبر243

سرگرمی
طلبہ گروپ کی شکل میں خواتین کو تشدّد سے بچاؤ کے موضوع پر بحث کروائیں۔

www.ilmkidunya.com

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　کل نمبر: 25

س1۔ ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (7=1×7)

(i) عرب معاشرے میں اسلام سے پہلے دور جاہلیت میں لڑکی کو:

(A) جلا دیتے تھے　(B) ونی کر دیتے تھے　(C) زندہ دفن کرتے تھے　(D) عزت دیتے تھے

(ii) سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرایا:

(A) فاطمہ صغریٰ　(B) بیگم پروفیسر سردار حیدر جعفر　(C) بیگم ہمدم کمال الدین　(D) بیگم رعنا لیاقت علی خاں

(iii) مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روح رواں تھی:

(A) رتہ بائی جناح　(B) ایمی بائی جناح　(C) فاطمہ جناح　(D) بیگم شائستہ اکرام اللہ

(iv) پاکستان کی تاریخ کے سب سے پہلے صدارتی انتخابات منعقد ہوئے:

(A) 2 جنوری 1965ء　(B) 5 فروری 1965ء　(C) 3 مارچ 1965ء　(D) 2 اپریل 1965ء

(v) دنیا میں کتنی خواتین پر ان کے خاندان کے افراد تشدد کرتے ہیں:

(A) 25 فیصد　(B) 30 فیصد　(C) 35 فیصد　(D) 40 فیصد

(vi) پنجاب میں لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر ہے:

(A) 14 سال　(B) 16 سال　(C) 18 سال　(D) 20 سال

(vii) خواتین تشدّد کے خلاف اس نمبر پر شکایات کر سکتی ہیں:

(A) 1043　(B) 1085　(C) 1016　(D) 1030

س2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (10=2×5)

(i) اللہ کے ہاں مرد و عورت کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہیں۔ آیات قرآنی کا ترجمہ لکھیں؟

(ii) اسلام نے خواتین کو کونسے قانونی حقوق عطا کیے؟

(iii) محترمہ بلقیس ایدھی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(iv) انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین میں خواتین کو با اختیار بنانے کے لیے حکومتی اقدامات مختصر بیان کریں؟

(v) خواتین کی پر تشدّد کی شکایات آپ کن نمبر پر کر سکتے ہیں؟

س3۔ درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (8=1×8)

اسلام میں قرآن و سنت کی روشنی میں عورتوں کے حقوق بیان کریں۔

www.ilmkidunya.com